خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
4 اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 222 | بدھ 8 جمادی الاول-1416ھ' 4 اخاء 1374ھش' 4-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے بندوں میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے

جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان میں خوشبو اور برکت ہوتی ہے فریب اور مکر سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے اس کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اور دنیا میں اصل چمک انہی کی ہے۔ یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہیں۔ ان کی چمک دائمی نہیں ہے کیونکہ یہ غروب ہو جاتے ہیں لیکن وہ غروب نہیں ہوتے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گذرے ہیں ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے عمل سے ان سچائیوں کو جن کا وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا ہے۔ (کلام الٰہی) میں بھی یہی تعلیم ہے (-) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر زبان سے کام لے گا تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 162)

وقف جدید کی اہمیت

وقف جدید حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی تحریکات میں سے سب سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق جاری ہوئی تھی اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت ہی مبشر رویا بھی دکھائی گئیں اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے اس تحریک کے لئے کہ اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے' جو ویسے ناممکن بات تھی۔ مگر احتمالاً ایک فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے' تو اپنے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے' تو مجھے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے' تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں' اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی میں ضرور اس تحریک کو جاری کر کے رہوں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جب کہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو جو خدا تعالیٰ نے بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے دل میں یہ تحریک الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ولادت

○ مکرم میجر غفور احمد صاحب جو مکرم خواجہ غلام نبی صاحب (وفات یافتہ) سابق ایڈیٹر الفضل کے نواسے اور مکرم عبد الرحیم شرما صاحب (وفات یافتہ رفیق بانی سلسلہ احمدیہ) کے پوتے ہیں کو خدا تعالیٰ نے ساڑھے بارہ سال بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچی میجر عبد الحمید شرما صاحب کی پوتی اور محمد سعید احمد صاحب انجینئر کی نواسی ہے۔ خدا تعالیٰ بچی کو صحت اور لمبی عمر دے۔

تقویٰ کا معیار بلند کرنے سے مالی قربانی کی توفیق بھی بڑھ جاتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بعض دوست اپنی نادانی میں یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں جو مال مال کا چرچا ہو رہا ہے' گویا کہ محض ایک تاجر ذہنیت کی جماعت ہے' ہر وقت مالوں کے مطالبے ہو رہے ہیں اور اس خیال کو بعض اپنی طرف سے تو پیش نہیں کرتے اپنے غیر احمدی دوستوں کی طرف منسوب کر کر کے پیش کرتے ہیں اور جو کرتا ہے وہ اپنے دل کا ایک داغ ضرور دکھا جاتا ہے ورنہ جو مالی نظام کو سمجھتا ہو اور خدا کی خاطر قربانی کرنے والا ہو اس کا غیر احمدی دوست اگر یہ بات کہے گا تو اس کو ہزار جواب وہ اپنی طرف سے دے سکتا ہے کہ تمہیں پتہ ہی کیا ہے تم لوگ تو خدمت دین کے لئے بھی بھکاری بنے ہوئے ہو یعنی بڑی بڑی امیر طاقتوں سے پیسے لیتے ہو تو خدمت کرتے ہو۔ خدمت دین تو وہ ہوتی ہے کہ اپنی جیب سے انسان خرچ کرے اور پھر خدمت بھی کرے اور پھر اللہ تعالیٰ نے سارے (کلام اللہ) میں جگہ جگہ' صفحہ الٹیں تو مالی قربانی کا ذکر ملتا ہے بلکہ خدا کے ساتھ بیعت کی شرط میں اس کو داخل فرما دیا (-)

خدا کو اتنی ضرورت تھی مال کی کہ وہ بیعت جو خدا سے ہوتی ہے اس بیعت کی دو شرطیں ہیں ان کی جانیں بھی خدا نے لے لیں ان کے مال بھی لے لئے۔ یہ سودا ہوا ہے جس کے نتیجے میں ان کو جنت نصیب ہو گی۔ تو مال کی قربانی کا جو تعلق ہے وہ براہ راست مال کی حرص سے نہیں بلکہ مال کی حرص کے فقدان سے ہے۔ یہ مضمون ہے جس کا تقویٰ میں ذکر بیان فرمایا گیا ہے وہ قومیں جن کو مال کی حرص ہوتی ہے وہ خرچ کیسے کر سکتی ہیں خدا کی راہ میں' وہ نظام جو مال کی حرص سے آزادی دلاتا ہے وہی نظام ہے جو مالی قربانی پر چل سکتا ہے۔ اگر مال کی حرص کی قیمت بڑھانے والا نظام ہو تو کوئی چندے نہیں دے گا۔ سب کے ہاتھ بند ہو جائیں گے مٹھیاں بند ہو جائیں گی۔ تو ایسی متضاد بات کرتے ہیں جو اگر ذرا سی بھی عقل سے غور کریں تو کسی پہلو سے بھی سچی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اول خدا تعالیٰ جو مالک اور خالق اور قادر ہے اور رزق عطا فرمانے والا' اس کو وسعتیں دینے والا' اس میں کمی پیدا کرنے والا ہر طرح کے اختیار رکھتا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ تم سے جو میرا سودا ہے اس میں مال کی قربانی شامل ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

زبان کی تہذیب کا ذریعہ صرف خوف الٰہی اور سچا تقویٰ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

4- اخاء 1374 ھش — 4 - اکتوبر 1995ء

محبّت اور مقصدّیت

محبت اور مقصدیت دونوں ایک ہی بات کا نام ہے۔ محبت میں بھی انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کام میں لاتا ہے۔ اسے ماحول کی تمام چیزیں بھول جاتی ہے یا یوں کہئے کہ نظر نہیں آتیں۔ محبت کی جو منزل ہوتی ہے وہ اسی طرف چلتا چلا جاتا ہے اور اس کے دل میں ایک درد پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ اس منزل کو کب اور کتنی جلدی حاصل کرلے گا۔ جس قدر زیادہ درد پیدا ہو اتنی ہی محبت میں شدت آجاتی ہے اور اتنی ہی اس منزل کے حصول کے لئے کوشش بڑھ جاتی ہے۔

مقصدیت بھی اسی بات کا نام ہے۔ کہ انسان کے سامنے ایک مقصد ہوتا ہے اور وہ باقی تمام باتوں کو بھول کر اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ وہ نہ ادھر ادھر دیکھتا ہے نہ مقصدیت سے اپنی توجہ ہٹاتا ہے۔ کامیابی کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں جس بات سے محبت ہو اسے حاصل کرنے کے لئے انسان سب کچھ کرتا ہے۔ جس چیز کو انسان مقصدیت سمجھتا ہے اس کے لئے بھی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اور اس کا منتہائے نظر یہ ہوتا ہے کہ اسے اپنا مقصد پانا ہے۔ اور اگر وہ اپنی جدوجہد جاری رکھے تو اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔

محبت اور مقصدیت کا جذبہ انسان کے خیالات پر اتنا غالب آجاتا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ شدت رکھنے والا جذبہ یہی ہوتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں۔

"محبت سب سے غالب ترین جذبہ ہے اور دنیا میں یہ ایک ہی چیز ہے جو باقی سب خواہشوں کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ انبیاء اس چیز کو لے کر آئے کہ محبت کی جائے۔ وہ اسی ہتھیار کو لے کر کھڑے ہوئے اور اسی سے تمام جذبات فاسدہ' بغض' حسد' کینہ شہوت شکست کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ محبت وہ جذبہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے میری تمام صفات پر یہ غالب ہے"۔

یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ہی ایک مظہر ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میری رحمت ہر دیگر چیز پر حاوی ہے اور محبت نہ ہو تو رحم پیدا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ہر بات پر غالب آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی محبت ہر دوسرے جذبے پر غالب ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ مقصدیت کا بھی یہی حساب ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد یہ قرار دیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو پہچان لے۔ اس کی عبادت کرے اور اس کو حاصل کرے۔ جوں جوں انسان اس مقصد کے حصول میں آگے بڑھتا ہے۔ اسے اپنے مقصد کی افادیت نظر آنے لگتی ہے اور وہ کسی اور طرف دیکھنا گوارا نہیں کرتا۔

پس ہمیں بھی لازم ہے کہ مقصدیت کے لئے محبت اور محبت کے لئے مقصدیت کو پیش نظر رکھیں۔ یہ دونوں لازم ملزوم ہیں۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنی منزل کی طرف اسے اپنی مقصدیت سمجھتے ہوئے رواں دواں رہیں اور جو فرائض اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کئے ہیں وہ ہم پورے کرسکیں۔

سوچ سمجھ کر بات کرو گے ٹھوکر کم کم کھاؤ گے
سیدھا ہے اور صاف ہے رستہ چلو تو چلتے جاؤ گے
چلو تو اپنے دیس کی جانب دنیا ہے پردیس
اِس دنیا میں رہ کر کبتک پردیسی کہلاؤ گے

ابوالاقبال

جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے مگر
جھوٹ کو ہم کیوں پکڑ سکتے نہیں
جھوٹ ہے آزاد اور آزادہ رَو
ہم اسے شائد جکڑ سکتے نہیں

سچ کے رسیا سچ بولیں گے سچ ہے اُن کی جان
بن جاتی ہے ان کی ہر اک بات ان کی پہچان
ان پہ لاکھ دباؤ ڈالو ہوگا یہ بے سُود
سچ سے ہے وابستہ اَن کا دین' ان کا ایمان

جو ٹوٹ ٹوٹ جائے سہارا نہیں ہے وہ
ہم بے کسوں کے درد کا چارہ نہیں ہے وہ
جو دوستوں کا دوست ہو اور ان کا رازداں
ہے کون جس کی آنکھ کا تارا نہیں ہے وہ

ہم جب پکارتے ہیں خدا کو' دعا ہے یہ
وہ بات مان جائے تو اس کی رضا ہے یہ
دیتا ہے وہ کہ اس کے خزانے ہیں بے حساب
ہم مانگتے ہیں اس سے ہماری وفا ہے یہ

ہم نے کی دعوت الی اللہ اور اس کو پھل لگے
ہے مگر دل پھیرنے والی فقط ذاتِ خدا
ہم عمل پیرا رہیں اپنی ہر اِک تدبیر پر
اور اس کے ساتھ ہر لمحہ رہیں محوِ دعا

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت الثانیؓ نے ایک خطبہ (23- اکتوبر 1942ء) میں فرمایا-

دنیا میں دو قسم کی زبانیں بولی جاتی ہیں- اور وہ دونوں زبانیں اپنی اپنی جگہ پر بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں- ان میں ایک زبان تو لفظی ہوتی ہے اور ایک زبان تمثیلی ہوتی ہے- اپنی اپنی جگہ پر ان دونوں کو اہمیت حاصل ہے- اور در حقیقت ان دونوں زبانوں کے بغیر کوئی کام چل ہی نہیں سکتا- لفظی زبان کے متعلق تو سب ہی جانتے ہین کہ اس کے بغیر گزارہ ممکن نہیں ہوتا کوئی عربی میں کلام کرتا ہے کوئی فارسی میں کلام کرتا ہے کوئی اردو میں کلام کرتا ہے کوئی انگریزی میں کلام کرتا ہے کوئی جرمن میں کلام کرتا ہے اور کوئی فرانسیسی زبان میں کلام کرتا ہے- اور اس طرح تمام لوگ اپنے اپنے مافی الضمیر کو الفاظ میں ادا کرتے ہیں- مگر باوجود اس لفظی زبان کے ہر زبان کے آدمی تمثیلی زبان کے بھی محتاج ہوتے ہیں- کبھی یہ تمثیلی زبان اخفاء کے لئے استعمال کی جاتی ہے- جیسے دو آدمی باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور ایک تیسرا آدمی ان دو میں سے ایک کے ساتھ کوئی ایسی بات کرنا چاہتا ہے جو وہ دوسروں سے چھپانا چاہتا ہے اور وہ کسی اشارے سے اپنے مافی الضمیر کی اطلاع دے دیتا ہے- مثلاً اگر ان دو میں سے ایک شخص یہ پسند نہیں کرتا کہ جس کام کے لئے اسے بلایا جا رہا ہے اس کا کسی اور کو بھی علم ہو تو دوسرا آنے والا آدمی پشت سے اسے اشارہ کر دیتا ہے جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ادھر چلو- ادھر کا اشارہ وہ اس طرح انگلیاں کر کے کر دیتا ہے اور چلو کا اشارہ وہ ہاتھ کو حرکت دے کر کر دیتا ہے اور ہاتھ کو پیچھے کی طرف حرکت دینے کے معنے ہماری زبان میں یہ نہیں ہیں کہ پیچھے چلو مگر اس اشارے سے وہ سمجھ جاتا ہے کہ پیچھے کی طرف ہاتھ کو حرکت دینے کے معنے یہ ہیں کہ چلو اور جس طرف اشارہ کیا گیا ہے اس طرف اشارہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ادھر چلو- اگر یہ زبان نہ ہوتی تو دوسرا شخص ہاتھ سے کام نہ لے سکتا بلکہ اسے بلا کر لے جانا پڑتا- جس سے دوسرے کے دل میں شبہ پیدا ہوتا کہ اسے نامعلوم کس غرض کے لئے بلایا گیا ہے-

اسی طرح فوجوں میں یہ زبان کام آتی ہے- فوجیوں میں جھنڈیوں کے اشارے سے لوگ اپنا مطلب بیان کر دیتے ہیں- مختلف رنگ کی جھنڈیاں ہوتی ہیں اور مختلف تعداد اس کی حرکتوں کی مقرر ہوتی ہے- جن سے مختلف مطالب بیان کئے جاتے ہیں- یا شیشے پر روشنی ڈال کر اس کی چمک سے اطلاع دے دیتے ہیں- اس کی چمک میں کوئی الفاظ نہیں ہوتے بلکہ انہوں نے بعض اشارے مقرر کئے ہوتے ہیں کہ اتنی بار چمک کے یہ معنے ہیں اس رخ کی چمک کے یہ معنے ہیں- اور اس رخ کی چمک کے یہ معنے- یہ ایک ضرورت ہے جو جنگ کی حالت میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے- اور اس غرض کے لئے فوجوں کو خاص طور پر ٹریننگ دی جاتی ہے- یہی تصویری زبان لیکچرار کے بھی کبھی کام آتی ہے- وہ تقریر کرتا ہے اور زور دار الفاظ اپنی تقریر میں لاتا ہے- جس سے سامعین کو اپنے دلی خیالات سے واقف کرنا اس کا مقصود ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ الفاظ کے ذریعے میں ان پر اتنا اثر نہیں ڈال سکتا جتنا لفظی زبان کے ساتھ تمثیلی زبان ملا کر اثر ڈال سکتا ہوں- چنانچہ اس غرض کے لئے وہ کسی وقت اپنے ہاتھ کو زور سے نیچے کی طرف جھٹک دیتا ہے اور اس کا تقریر میں ہاتھ کا نیچے کی طرف جھٹک دینا بیکار نہیں ہوتا بلکہ اگر اچھا لیکچرار اچھے موقعہ پر اچھے طریق سے اس تمثیلی زبان کو اپنی لفظی زبان کی تائید میں استعمال کرتا ہے تو سامعین پر اس کا ضرور اثر ہوتا ہے- اسی طرح وہ کبھی اپنے ہاتھ کو دائیں طرف جھٹکا دے دیتا ہے- کبھی بائیں طرف جھٹکا دے دیتا ہے اور یہ جھٹکے اس کی لفظی زبان میں زیادہ زور پیدا کر دیتے ہیں-

یہی زبان مذاہب میں بھی استعمال کی جاتی ہے- مثلاً (عبادت) کو ہی لے لو- اس میں لفظی زبان کے ساتھ تصویری زبان بھی شامل ہے- ہماری غرض (عبادت) میں یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم اپنی محبت اور اپنے عشق اور اپنے انکسار اور اپنے عجز کا اظہار کریں- زبان سے جو الفاظ ہم نکالتے ہیں وہ ان ساری باتوں کو ادا کر رہے ہوتے ہیں- جب ہم ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو جہانوں کا رب ہے جو رحمان اور رحیم ہے .... کہتے ہیں تو یہ ہمارے اسی سے تعلق کا اظہار ہوتا ہے- کہ تو ہی ہمارا رب ہے- تو ہی رحمان ہے- بغیر مانگے اور طلب کئے ہم پر اپنی نعمتیں نازل کرتا ہے- ہماری ضرورتیں تو ہی پورا کرنے والا ہے- تو جب فیصلہ کرتا ہے تو نہایت سچا اور صحیح پھر ہم اس کے حضور اپنے عجز اور انکسار کے لئے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے کہتے ہیں- اس سے بڑھ کر عجز کا اور کیا اظہار ہو سکتا ہے کہ ہم کہتے ہیں ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں- پھر اپنی درخواستیں پیش کرتے ہیں کہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا .... زیادہ سے زیادہ اور کیا الفاظ ہو سکتے ہیں- مگر جہاں ہم یہ الفاظ بیان کرتے ہیں وہاں ہم سینے یا ناف پر ہاتھ بھی باندھتے ہیں جو ایک تصویری زبان ہے اور جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم مودبانہ طور پر اور ملتجیانہ طور پر تیرے سامنے ایک سوالی کی حیثیت میں کھڑے ہیں اسی طرح جب ہم ہاتھ اٹھا کر (اللہ تعالیٰ کی بڑائی) بیان کرتے ہیں تو وہ بھی ایک تصویری زبان ہوتی ہے- ہم اپنے عمل سے اس وقت ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ (عبادت) کے علاوہ ہم کسی اور طرف توجہ نہیں کر رہے- ہم اس وقت بالکل خاموش ہوتے ہیں- کوئی شخص ہم سے بات کرے تو ہم اس کا جواب نہیں دیتے مگر پھر بھی تصویری زبان میں ہم اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اب ہم ساری دنیا سے قطع تعلق کر چکے ہیں- ہم رکوع میں اس کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور اس کی عظمت بیان کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں ہم جھک بھی جاتے ہیں ہم سجدے میں جا کر خدا تعالیٰ کی تسبیح بھی کرتے اور اس کی علو شان کا اظہار کرتے ہیں- مگر ساتھ ہی تصویری زبان میں اس کے سامنے اپنا سر بھی رکھ دیتے ہیں- ہم نہایت ہی لطیف انداز میں (گواہی دنیا) اپنے تعلق کا اظہار کرتے ہیں-

مگر ساتھ ہی تمثیلی زبان میں اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جاتے ہیں غرض جو جو اغراض اور مقاصد ہم الفاظ میں بیان کرتے ہیں انہی کو تمثیلی زبان میں بھی بیان کرتے ہیں- جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے دین نے تمثیلی زبان کی اہمیت اور اس کی عظمت کو تسلیم کیا ہے گو دوسرے مذاہب میں بھی یہ بات اپنے اپنے رنگ میں پائی جاتی ہے- بلکہ ہماری تمثیلی زبان سے بہت زیادہ پائی جاتی ہے- عیسائیوں میں اس حد تک غلو کرتے ہیں کہ وہ ایک خاص مقام خاص شکل کا بناتے ہیں جہاں پادری کھڑا ہوتا ہے وہاں شمعیں جلائی جاتی ہیں- اور ان شمعوں کی تعداد مقرر ہوتی ہے- کہ اتنی شمعیں جلائی جائیں اور وہ شمعیں ایسی ہوں- اسی طرح اور کئی قسم کی تمثیلیں ہیں جن پر عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں میں عمل کیا جاتا ہے- اسی طرح ہندوؤں کے مندروں میں ہوتا ہے- تو تمثیلی زبان کی ضرورت کو تمام مذاہب نے تسلیم کیا ہے

دعائے مستجاب

"قبولیت دعا کے طریق" کے نام سے ایک کتابچہ شائع ہو چکا ہے جو حضرت صاحب (امام جماعت الثانی) کے مختلف خطبات سے مرتب کر کے قادیان کے ایک بزرگ ناشر حضرت محمد یامین صاحب نے طبع کروایا تھا- اس کا خلاصہ ذیل میں حضرت صاحب کے الفاظ میں ہی شامل کیا جاتا ہے- حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"انسان پر ایک ایسا وقت آجاتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں بطور ہتھیار ہو جاتا ہے......... ایسا انسان جو دعا کرتا ہے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے-

(1) (میرے بندے) کہیں کہ خدا کس طرح دعا قبول کر سکتا ہے- تو کہو (پس میں قریب ہوں)- میں سب سے بہتر مدعا کو پورا کر سکتا ہوں- کیونکہ میں ہر ایک چیز کے قریب ہوں- دعا کرنے والے کے بھی اور جس مدعا کے لئے کی جائے اس کے بھی-

(2) انسان (احکام دین) کے تمام احکام پر عمل کرے اور دعائیں مانگے اور ساتھ ہی اس بات پر ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے-

(3) جب کوئی اہم معاملہ در پیش ہو اور اس کے لئے دعا کرنی ہو تو اس وقت کسی ایسے انسان کے جو کسی قسم کے دکھ اور تکلیف میں ہو آزار کو دور کیا جائے- یا دور کرنے کی کوشش کی جائے-

(4) چوتھا گر یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی حمد کرے......... حمد خدا تعالیٰ کی تمام صفات کو جوش میں لے آتی ہے اور سب صفات جمع ہو کر ایک طرف جھک جاتی ہیں تاکہ اس بندے کا کام کر دیں-

(5) دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی یاد رکھو کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو-

(6) دعا کے لئے ایسا وقت انتخاب کیا جائے جب کہ خاموشی ہو......... خاموش وقت میں خاص توجہ سے دعا کی جا سکتی ہے-

(7) جب کوئی انسان کسی معاملہ کے متعلق دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے نفس کی کمزوریوں کا مطالعہ کرے اور اتنا مطالعہ کرے کہ گویا اس سے نفس مر ہی جائے-

(8) جب انسان دعا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لے آئے کیونکہ انسان کو خواہش اور امید کام کروایا کرتی ہے-

(9) .... اس کے غضب کو سامنے لایا جائے.......... یہ دعا خوف اور طمع کی دعا ہو گی......... جو اسے دنیا سے کاٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل کر دے گی اور اس طرح دعا قبول ہو جائے گی-

(10) دعا کرنے کے وقت انسان کو چستی کی حالت میں ہونا چاہئے......... وہ چستی جو امید کی چستی ہوتی ہے نہ کوئی اور- اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زبان سے دعا زیادہ عمدگی سے نکلتی ہے اور مختلف پیراؤں میں دعا کرنے کی توفیق ملتی ہے-

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ہماری کہانی

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے ہماری کہانی سفید کاغذ جلی پرنٹ اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس کہانی کے مرکزی کردار عبدالستار ابراہیم صاحب (وفات یافتہ) ہیں۔ اور یہ تحریر ابتدائی طور پر ان کی بیٹی رفیعہ محمد نے لکھی تھی۔ لیکن لجنہ اماء اللہ نے اسے پڑھ کر اس کی نوک پلک سنوار کر شائع کیا ہے۔ اس کے پیش لفظ میں سلیمہ میر کہتی ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقعہ پر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو۔ کتب شائع کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے اس میں ہر جگہ ہر ملک اور ہر قوم کے افراد شامل ہیں۔ میمن قوم کے دو اشخاص حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقائے کرام میں شامل تھے۔ ایک حضرت سیٹھ اللہ رکھا صاحب اور دوسرے حضرت سیٹھ اسماعیل آدم۔ اس برادری کے تیسرے بزرگ جنہیں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی محترم عبدالستار ابراہیم تھے۔ جنہوں نے حضرت امام جماعت الثانی کے دست مبارک پر احمدیت قبول کی۔ برادری کی شدید مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے اور اولاد کے حق میں بھی ثبات قدم کی دعائیں کیں۔ خداتعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور ان کی وفات کے بعد خواتین خانہ کو صبر و رضا' جرات و بہادری اور توکل علی اللہ کی قابل تحسین توفیق عطا فرمائی۔ جس کے طفیل وہ برکتیں حاصل کیں جو مردان خدا کا نصیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا تسلسل نسلاً بعد نسلٍ قائم و دائم رکھے۔

اپنے خاندان کی ایمان افروز کہانی محترمہ رفیعہ محمد صاحبہ نے اپنے انداز میں لکھی جسے عزیزہ امتہ الباری ناصر نے دوبارہ تحریر کیا۔ رفیعہ صاحبہ آج کل شعبہ اشاعت کے سیلز سیکشن میں احسن خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رفیقات عمل کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اور قارئین کو نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ کے لئے دعاگو ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مخلصانہ تعاون کے لئے اجر عظیم سے نوازتا رہے۔

رفیعہ محمد صاحبہ نے عرض حال میں تحریر کیا ہے:۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ میرے والد محترم عبدالستار ابراہیم کو اس نے اپنے فضل سے ان خوش قسمت لوگوں کی طرح چنا جس نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ماننے کی سعادت پائی۔ کچھی میمن جیسی کٹر قوم سے مقابلے کی توفیق ملی اور آخری لمحہ تک ثابت قدم رہنا نصیب ہوا۔ ان کی انتہائی درد آمیز راتوں کی دعاؤں سے نہ صرف ہم کو احمدیت ملی بلکہ ہماری نسلوں کو بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ یہ صرف اور صرف پروردگار کا کرم ہے۔

بابا کے حالات زندگی کا تحریر میں آنا بھی الٰہی منشاء کے تحت ہے ورنہ میں نے کبھی یہ سوچا بھی نہ تھا کہ مجھ ناچیز سے اللہ تعالیٰ یہ کام لے گا۔ البتہ آپا رابعہ (وفات یافتہ) کی یہ خواہش تھی۔ انہوں نے کچھ آغاز بھی کیا تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ بابا کے خطوط کو ہم سب بہنوں نے ہیرے جواہرات سے بڑھ کر عزیز رکھا۔ مجھے کس طرح تحریک ہوئی احمدیہ ہال جانے کی یہ سنئے

....

میرے وفات یافتہ شوہر مجھے بہت چاہتے تھے۔ جماعت کے کام سے جانا ہوتا وہ خود اپنی گاڑی میں لاتے۔ لے جاتے۔ میں راستہ سے بالکل ناواقف رہی۔ ان کی وفات کے بعد گھر سے نکلنے کی ہمت نہ ہوتی۔ بچوں کے ساتھ کہیں جاتی مگر اپنی اپنی جگہ مصروف بچوں کے ساتھ وقت کہاں ہوتا۔ جماعت میں کہیں جانے کی محرومی سے دل بہت تڑپتا۔ ایک خلش ایک چبھن ہر وقت رہتی۔ ایک دن بہت درد سے دعا کی اور سوچا کہ تم کن والدین کی بیٹی ہو۔ ہمت کرو۔ اگر شوہر نہیں ہے تو زندگی تو گزارنی ہے۔ اکیلی گھر سے نکلی اور محمد صاحب کی قبر پر جا کر ان کے حق میں بہت دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہمت طلب کی۔ اس کے بعد راستہ پوچھتے پوچھتے احمدیہ ہال پہنچی اور صدر صاحبہ سے درخواست کی کہ جماعت کی خدمت کا کچھ موقعہ دیں۔ آپا سلیمہ میر صاحبہ نے شعبہ اشاعت میں بھیجا۔ جہاں آپا باری صاحبہ اور آپا خورشید صاحبہ کے تعاون اور حوصلہ افزائی سے سیلز سیکشن میں کام کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ یہ بھی اللہ کا احسان ہے۔ ورنہ میں تو بہت نااہل ہوں اور اپنے اوپر کوئی اعتماد بھی نہیں تھا۔

کتاب لکھنے کی تحریک ایک خواب سے ہوئی۔ دیکھا کہ بابا اپنی قبر میں اٹھ کر بیٹھے ہیں۔ میں کہتی ہوں "بابا۔ آپ کی تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ملاقات تو ہوتی ہوگی نا۔ میرا ان کو سلام پہنچا دیجئے گا" انہوں نے کچھ جواب دیا کچھ سمجھ نہ سکی بعد میں جب یہ کتاب لکھنے کی صورت بنی تو تعبیر سمجھ میں آئی کہ قبر میں اٹھ کر بیٹھنا۔ ان کی یاد کا زندہ ہونا اور ان کے ذکر کا ازدیاد ایمان کا باعث بننا ہے آپا باری نے دو تین دفعہ کہا آپ جس طرح کا مرضی لکھ دیں بالکل گھبرائیں نہیں۔ بابا کی قربانیوں سے مجھے کلام الٰہی کی ایک آیت یاد آتی ہے جس کا موضوع اس طرح ہے "اللہ تعالیٰ کافروں سے پوچھے گا۔ تم نے کیوں نبی کو ٹھکرایا تو وہ کہیں گے کہ ہمیں علم نہ تھا۔ پھر انہی کی قوم کے بعض لوگ دکھائے گا کہ یہ بھی تو تمہاری طرح انسان تھے۔ خدا کرے کہ میرے بابا ان مثالی لوگوں میں شامل ہوں۔

ہمارے بابا کی قربانیوں کی بدولت ہمیں یہ عظیم نعمت ملی۔ میری امی جان کی ثابت قدمی بھی قابل رشک ہے۔ اب میرے خاندان کے بہت سارے بلکہ تین حصہ لوگ جن کا ذکر آچکا ہے موت کی آغوش میں آچکے ہیں۔ میں بھی آجکل بیمار ہوں خدا کرے بقیہ زندگی مقبول خدمت دین میں گزرے۔ انجام بخیر ہو۔ میں دعاگو ہوں اور دعا کی درخواست کرتی ہوں اور ان کے لئے جنہوں نے اس کے لکھنے میں میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری بخشش فرمائے۔

پیش لفظ اور عرض حال ہم نے پیش کر دیئے ہیں۔ اب خدا نے چاہا تو اس کتاب میں سے گاہے گاہے بعض اقتباسات جن کا تعلق واقعات سے اور محترم عبدالستار صاحب کے مکتوبات سے ہے' پیش کئے جاتے رہیں گے۔

یہ کتاب جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے شائع کی ہے اور اگر آپ منگوانا چاہیں تو محترم امیر صاحب احمدیہ جماعت کراچی کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔ یہ ہمارا اپنا اندازہ ہے۔ ویسے کتاب میں اس بات کا کہیں ذکر دکھائی نہیں دیا کہ کہاں سے اور کس طرح منگوائی جائے۔ اس کی قیمت کا بھی کہیں ذکر نہیں ہے۔

بہرحال آپ جب اس کتاب کے اقتباسات پڑھیں گے تو یقیناً آپ کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوگا کہ یہ ایمان افروز کتاب ضرور منگوا کر اپنے گھر میں رکھنی چاہئے۔ آپ محترم امیر صاحب احمدیہ جماعت کراچی سے رابطہ کریں اور اگر ان سے بھی رابطہ کرنے کا کوئی وسیلہ نہ بنے تو ہمارا خیال ہے کہ آپ محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے ذریعے امیر صاحب کا پتہ کریں یا حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ کے ذریعے۔

(ن- س)

دکاندار حضرات سے گزارشات

ربوہ کے دوکاندار حضرات نے انفرادی اور اجتماعی رنگ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہمیشہ بیش بہا خدمات کی ہیں۔ اور تمام دینی امور میں حسب توفیق حصہ لیا۔ ربوہ میں صرف تجارتی اغراض کو ہی مدنظر نہیں رکھا بلکہ اس معزز پیشہ کو دینی اقدار کے مطابق چلانے کی بھرپور کوشش کی۔ اس طرح یہاں کے دینی ماحول میں اپنا نہایت احسن نمونہ پیش کیا۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ربوہ کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے آئمہ کرام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دوکاندار حضرات کو انتہائی قیمتی نصائح سے نوازا۔ وہ ہم سب کے لئے ہمیشہ مشعل راہ ہیں۔ اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ ان نصائح پر لفظی اور معنوی رنگ میں مکمل عمل سے کامیابیاں حاصل کریں گے۔

ان نیک مقاصد کو استقلال اور استقامت کے ساتھ تسلسل دینے کی غرض سے آپ کی خدمت میں چند گذارشات پیش ہیں:

1- عبادت باجماعت کی سختی کے ساتھ پابندی کی جائے اور عبادت کے اوقات میں تمام کاروبار معطل رہے۔

2- عبادت جمعہ سے ایک گھنٹہ قبل ہر قسم کا کاروبار معطل رہے گا۔ یعنی دوپہر بارہ بجے دکانیں بند کر دی جائیں گی۔

3- خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع التزام کے ساتھ M.T.A کی وساطت سے سنا اور دیکھا جائے گا۔ اس دوران بھی کسی قسم کا کاروبار نہیں کیا جائے گا۔ خطبہ سننے اور دیکھنے کے لئے بیوت الذکر یا سنٹرز میں تشریف لے جائیں۔

4- دینی اقدار اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات و روایات کے مطابق اعلیٰ اخلاقی نمونہ پیش کیا جائے جس میں خصوصیت کے ساتھ درج ذیل اہم امور عمومی طرز عمل بن جائیں:

الف: خریداروں کے ساتھ بات چیت انتہائی مہذب اور نرم گفتار ہو۔

ب: خواتین خریداروں کی عزت اور احترام کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے۔ پردہ کی نسبت سے خریداری میں سہولت پیدا کی جائے۔

ج: بچوں کے ساتھ مشفقانہ سلوک اور خریداری میں مروت اور احسان کا جذبہ ہو۔

د: عبادت کے اوقات میں خریداروں سے وقفہ کے لئے مؤدبانہ معذرت کی جائے اور عبادت میں شامل ہونے کی احسن رنگ میں دعوت دیں۔

ڈ: خواتین اور بچوں کو پہلے فارغ کریں۔

5- جائز اور مناسب منافع تجارت کا حصہ ہے۔ ربوہ کے مقدس ماحول میں اپنے منافع کو پسندیدہ امر بنائیں جو دوسرے شہریوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہو۔

6- تمام دوکانوں کے نرخ مناسب اور ایک ہی ہوں۔

7- اشیائے فروخت کی خوبیوں کے ساتھ ان کے نقائص سے بھی خریدار کو متوجہ کریں۔

8- ناپ اور تول کے پیمانے معیاری ہوں۔

9- خریداروں کو بٹھانے اور تعظیم کے ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان 20- جولائی 1937ء

ہماری تاریخ

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی وفات پر احباب کا اظہار تعزیت

میں احباب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی وفات کے موقعہ پر میرے ساتھ غایت درجہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے قریباً ہر خط میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ گویا میرے ساتھ ہی ان کا پدرانہ تعلق نہیں تھا بلکہ احباب کے ساتھ بھی پدرانہ اور مشفقانہ تھا۔ اور اس لئے ان کی جدائی پر سب کو رنج ہے۔ حضرت قبلہ والد صاحب ایک بیش بہا وصیت اپنے ہاتھ سے رقم فرما گئے ہیں۔ اور وہ محفوظ تھی جسے اب کھولا گیا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ بزرگان سلسلہ سے درخواست کرتے رہنا کہ وہ ان کے لئے ان کے فوت ہو جانے کے بعد دعائیں کرتے رہیں۔ اور یہ کہ جب حضرت (امام جماعت) بہشتی مقبرہ میں تشریف لے جائیں تو ان سے بھی درخواست کی جائے کہ سید عبدالستار شاہ کی قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعائے رحمت فرمائیں۔ سو ان کی اس درخواست کے مطابق میں احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کو قبول کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ میں نے ہر اس دوست کو جس نے مجھے خط لکھا ہے۔ بذریعہ ڈاک ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر تحریک کر کے قبلہ والد صاحب کے جنازہ کا انتظام کریں۔ اور اب اخبار کے ذریعہ سے بھی یہی درخواست دہراتا ہوں (-) میرے نزدیک حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء کرام میں سے ہر ایک نے اپنے اندر ایک خوارق عادت نمونہ دکھلا کر یہ شہادت قائم کی ہے۔ کہ ان کی زندگی کے اندر انقلاب پیدا کرنے والا انسان لاریب ایک ربانی پارس تھا۔ جس کو چھو کر وہ پاک و صاف ہو گئے۔ ان رفقاء کرام میں سے حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی ذات اپنوں اور غیروں کے لئے ہمیشہ سرچشمہ رحمت رہی ہے۔ اور آپ کا وہ سلوک جو آپ کا ہر ملاقات کرنے والے کے ساتھ تھا سفارش کرتا ہے۔ کہ آپ کی اس درخواست کو قبول کیا جائے۔ میں ذیل میں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا ایک خط نقل کرتا ہوں۔ جو اس موقعہ پر انہوں نے از راہ شفقت مجھے لکھا ہے حضرت مولوی صاحب کا یہ خط تمام ان خطوط کی صحیح رنگ میں ترجمانی کرتا ہے۔ جو مجھے اس وقت تک پہنچے ہیں۔ بلا مبالغہ سبھی کا مضمون کم و بیش انہیں جذبات کا حامل ہے۔ جن کا اظہار حضرت مولوی صاحب موصوف نے فرمایا حضرت قبلہ کے آخری ایام کے چوبیں گھنٹے بحالت عبادت گذرے انہیں یہ فکر رہتا کہ کہیں عبادت اول وقت سے قضا نہ ہو جائے۔ کیا دن کی عبادات کے لئے اور کیا رات کی عبادات کے لئے کبھی اپنی منجھلی بیٹی خیر النساء کا نام لے کر اور کبھی میرا نام لے کر بار بار دریافت فرماتے ولی اللہ شاہ وقت ہو گیا ہے یعنی عبادت کا یہ آواز اب تک میرے کانوں میں گونجتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کا تصور الگ نہیں ہوتا۔ رات بھر اسی فکر میں جاگتے رہتے کہ کہیں تہجد قضا نہ ہو جائے۔ گویا عبادت کے انتظار میں ان کے سارے اوقات بحالت عبادت تھے۔ اور سلسلہ اور اس کی ترقی کے لئے اور جماعت کے ہر فرد کے لئے وہ دعاؤں میں مشغول رہتے۔ اور عجیب عجیب طریقوں سے جناب الٰہی کی رحمت کو تحریک فرمایا کرتے۔ جب کبھی مجھے حضرت (امام جماعت احمدیہ) کسی کام کے لئے باہر بھیجتے۔ اور میں واپس آتا تو مجھ سے دریافت فرماتے کیا مقصد میں کامیابی ہو گئی۔ اور جواب سن کر فرماتے تم تو باہر کے میدان میں جہاد کر رہے تھے۔ اور میں یہاں اپنی دعاؤں کے ذریعہ تمہاری کامیابی کے لئے جہاد کر رہا تھا سلسلے کے تمام مربیان کے لئے خصوصیت سے وہ دعاؤں میں لگے رہتے تھے اس خیال سے کہ وہ اب اور کوئی کام نہیں کر سکتے۔ یہی دعا کا کام ہے جو وہ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ میں احباب سے امید کرتا ہوں۔ کہ اس دعا گو مجاہد کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے ان کی مغفرت اور روحانی ترقیوں کے لئے دعا کریں گے۔ اور ان میں حضرت والدہ صاحبہ کو بھی شریک کریں گے۔ جن کی دعائیں احباب کے لئے ان سے کم نہ تھیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا خط بغرض تحریک ذیل میں درج کرتا ہوں۔

خاکسار

زین العابدین ولی اللہ

بیت لندن 2 جولائی 1937ء

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا خط

بخدمت مکرمی اخویم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب........

حضرت شاہ صاحب کی وفات کا سخت افسوس ہے۔ وہ ایک نہایت ہی پاک نفس انسان تھے۔ جن کا وجود سراسر برکت تھا۔ ایسے وجود دنیا میں بہت کم نظر آتے ہیں۔ ان کی وفات نہ صرف آپ کے لئے اور آپ کے تمام خاندان کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے بلکہ تمام جماعت کے لئے ایک عظیم الشان صدمہ ہے۔ وہ ہر ایک کے محسن اور سب کے خیر خواہ تھے۔ ان کی برکت سے اور ان کی دعاؤں سے ایک دنیا فیض حاصل کر رہی تھی۔ ایک نہایت مبارک وجود ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ وہ خدا کی رحمت کا سایہ تھے۔ خدا تعالیٰ کی رحمتیں ان پر اور ان کے خاندان اور ان کے دوستوں اور محبوں پر ہمیشہ جاری رہیں آپ نہایت ہی خوش قسمت تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے والدین عطا فرمائے جن کی مثال دنیا میں کم نظر آتی ہے۔ ہزاروں انسان ان کی خاص دعاؤں سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ اور سینکڑوں کے لئے وہ خیر و برکت کا سرچشمہ تھے۔ ہائے افسوس ایسا مبارک وجود ہم سے جدا ہو گیا۔ ایسا دعا کرنے والا باپ۔ ایسا محسن اور ایسا بابرکت وجود کہاں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں بلند مقام اور حضرت بانی سلسلہ کے قرب میں جگہ عطا فرماوے۔ یہ بھی ان کی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان کیا کہ آپ کی والدہ کے پہلو میں ان کو جگہ مل گئی وہ اپنی زندگی کے رفیق سے ملے۔ ان کی وفات صرف آپ کے لئے ایک صدمہ نہیں ہے۔ بلکہ ان بے شمار انسانوں کے لئے بھی ایسا ہی صدمہ کا موجب ہے جن پر وہ ایک مہربان باپ کی طرح شفیق اور رحیم تھے۔ وہ ہمدردی مجسم اور فیض کا سرچشمہ تھے۔ خدا تعالیٰ ان پر احسان کرے۔ جس طرح وہ دوسروں پر احسان کرتے تھے۔ صرف ان کی اولاد ہی ان کو اپنا باپ نہیں سمجھتی تھی۔ بلکہ بے شمار انسان ان کو اپنے باپ کی طرح شفیق اور مہربان سمجھتے تھے۔ صرف آپ کے والد آپ سے جدا نہیں ہوئے بلکہ بہت ہیں جن کے لئے وہ باپ ہی کی طرح تھے۔ پس ان کے سروں سے بھی آج ایک باپ اسی طرح جدا ہوا ہے جس طرح آپ کے سر سے ایک مہربان باپ جدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی تربت پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ اور اپنے فضل سے بیت النعیم میں ان کو جگہ عطا فرمائے اور آپ کو اور آپ کے تمام خاندان کو اور ان سب کو جن کے لئے وہ ایک باپ کی طرح تھے زمانہ کی آفات اور بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ وہ ان محسن وجودوں میں سے تھے۔ جن کے احسانوں کا بدلہ دنیا نہیں اتار سکتی ان کا کام دنیا پر احسان کرنا ہے اور اس کا بدلہ خدا تعالیٰ ان کو دیتا ہے۔ دنیا کے لوگ ان کو کوئی بدلہ نہیں دے سکتے۔ اس بات کا بہت افسوس ہے کہ میری غیر حاضری میں وہ اس عالم سے رخصت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کا سایہ آپ سب پر اور ہم سب پر ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ شیر علی

اخبار الفضل قادیان 30- اکتوبر 1934ء میں درج ہے

الفضل 30- اکتوبر 1934ء کے صفحہ اول پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی قادیان میں تشریف آوری کا ذکر کیا گیا ہے۔ خبر کا متن۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب قریباً پانچ ماہ انگلستان میں رہنے کے بعد 27- اکتوبر 9 بجے شب کراچی میل سے لاہور پہنچے۔ سٹیشن پر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور بہت دیر تک مسلسل نعرے لگائے۔ استقبال کرنے والوں میں اور معززین کے علاوہ سر سکندر حیات خان صاحب ریونیو منسٹر گورنمنٹ آف پنجاب۔ سر فیروز خاں صاحب نون وزیر تعلیم حکومت پنجاب۔ چوہدری سر شہاب الدین صاحب صدر پنجاب کونسل مسٹر اے لطیفی فنانشل کمشنر۔ خان بہادر احمد یار خاں صاحب دولتانہ ممبر پنجاب کونسل۔ میاں نور اللہ صاحب ممبر پنجاب کونسل۔ خان بہادر مشتاق احمد صاحب گورمانی ممبر پنجاب کونسل۔ اور پیر اکبر علی صاحب ممبر پنجاب کونسل بھی شریک تھے۔

28- کو آپ کے قادیان تشریف لانے کی اطلاع تھی اور اہل قادیان اپنے معزز و محترم بھائی کے شاندار استقبال کی تیاریوں میں مشغول تھے۔ کہ آپ گیارہ بجے کے قریب موٹر کے ذریعے قادیان پہنچ گئے۔ موٹر سے اتر کر آپ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں "عبادت" کی تیاری کر کے بیت مبارک میں گئے اور اس کے بعد مقبرہ بہشتی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی پر حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے آپ کے لئے ایک ہار تیار کرایا تھا جو حضرت صاحب کی ہدایت کے مطابق محمد سلیمان ایک لڑکے نے جناب چوہدری صاحب کے گلے میں ڈالا اس کے بعد حضرت امام جماعت الثانی نے جناب چوہدری صاحب کو اپنے ساتھ کھانا کھانے کی عزت بخشی۔ ظہر کے بعد جب حضرت امام جماعت الثانی بیت مبارک میں رونق افروز ہوئے اور جناب چوہدری صاحب بھی پاس ہی بیٹھے تھے تو مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کا ترانہ تہنیت جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک نوجوان نے خوش الحانی سے پڑھا۔ پھر اس کی ایک کاپی جو ریشمی پارچہ پر لکھی ہوئی اور ایک نہایت خوبصورت فریم میں لگی ہوئی تھی حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے دست مبارک سے ان کو عطا کی۔ چھ بجے شام آپ واپس لاہور تشریف لے گئے۔

عملی طور پر انہیں (لوگوں کو) اپنی ہمدردی اور اخلاص کا ثبوت دینے کی ضرورت ہے اور جب کسی کے اندر ہمدردی اور اخلاص و درد پیدا ہو جائے تو پھر اس کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خود بخود اس کا احساس ہونے لگ جاتا ہے۔ بیٹری پکڑو تو آپ ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں بجلی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

گزرے ہوئے سالوں کا اندازہ لگانا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ لیکن انسان نے تجربے کرتے کرتے یہ فن بھی حاصل کر لیا ہے کہ کوئی چیز کتنی پرانی ہے۔ چند سو سال نہیں چند ہزار سال بھی نہیں بلکہ لاکھ سال پیچھے۔ انہوں نے کروڑوں سالوں کا اندازہ لگانے کا فن حاصل کر لیا ہے۔ چنانچہ پہلے کہا جاتا تھا کہ انسان کے سطح زمین پر وارد ہونے سے پہلے پچاس لاکھ سال قبل یہاں ڈائنوسار جو دنیا کی سب سے بڑی مخلوق سمجھا جاتا ہے موجود تھا۔ لیکن اب تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ پچاس لاکھ سال کوئی لمبا عرصہ نہیں۔ آج سے پچیس کروڑ سال پہلے ڈائنوسار سطح زمین پر گھومتے پھرتے تھے۔ پھر اس بات کی طرف ماہرین کی توجہ پیدا ہوئی کہ دنیا کی سب سے بڑی مخلوق جو آج سے اتنا لمبا عرصہ پہلے دنیا میں موجود تھی۔ وہ ختم کیسے ہو گئی۔ پہلے تو اس بات کی سمجھ ہی نہیں آتی تھی۔ اب انہیں سائبیریا میں ایسی چٹانیں ملی ہیں جو ایک آتش فشاں کے نتیجہ میں تشکیل پائی تھیں اور کہا جا سکتا ہے کہ ایک طوفان اور ایک آتش فشاں کے پھٹنے نے ڈائنوسار کی نوے فی صد آبادی کو ختم کر دیا تھا اور باقی بھی آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی گئی۔ اور اب ڈائنوسار کا وجود کہیں موجود نہیں ہے۔

سائبیریا میں جو چٹانیں ہیں ان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ بیس سے تیس لاکھ کیوبک میٹر کا حجم رکھتی ہیں اور اتنی بڑی چٹانیں بنانے کے لئے جو آتش فشاں پھٹا ہو گا۔ اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ لیکن بہرحال آتش فشاں پھٹا طوفان آئے۔ اور ڈائنوسار کے وجود کو ان باتوں نے اس دنیا سے ختم کر دیا۔ ماہرین کہتے ہیں کہ ایک چینی ماہر نے بھی ایسی چٹانوں کے نمونے پیش کئے ہیں جو خالص پتھر کے ہیں۔ اور ان پر تجربات کرنے سے بھی پتہ چلا ہے کہ آتش فشاں کے پھٹنے کے نتیجہ میں بہت سے انقلاب آئے۔ سطح سمندر دو سو میٹر کم ہو گئی۔ اندازہ کیجئے کہ سمندر کا پانی اگر دو سو میٹر نیچے چلا جائے تو اس سے کیا کیا انقلاب نہیں آئیں گے۔ اس سے گرمی بڑھ گئی۔ تیزابی بارش ہونے لگی۔ اور ان چیزوں نے بھی دنیا پر اثر ڈالا۔

آخری بات یہ ماہرین کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ آتش فشاں نہ پھٹتا اور ڈائنوسار مر نہ جاتے تو ابھی تک اس دنیا میں یا سطح زمین پر انسان کا وجود پایا نہ جاتا۔ خیر سائنس کے ماہرین تو بہت کچھ کہتے رہتے ہیں۔ اب ان کی تحقیق ہی کا اندازہ کیجئے کہ پہلے پچاس لاکھ سال کی بات کرتے تھے اب پچیس کروڑ سال کی بات کرتے ہیں۔ کتنا فرق ہے ان دونوں اعداد میں لیکن جو کچھ وہ کہتے ہیں اسے کسی حد تک تو ماننا ہی پڑتا ہے۔ اگر ڈائنوسار اس وقت بھی دنیا میں گھومتے پھرتے تو نہ جانے انسان کس طرح زندہ رہ سکتا ڈائنوسار کے ماہرین تو کہتے ہیں کہ ابھی انسان دنیا میں آیا ہی نہ ہوتا۔ چلو اس لحاظ سے اگرچہ آتش فشاں کا پھٹنا کوئی اچھی بات تو نہیں، لیکن یہ جو آتش فشاں پھٹا اور جس کے نتیجہ میں ڈائنوسار کی نسل ختم ہو گئی یہ تو ایک لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا۔ ڈائنوسار دنیا کا سب سے بڑا جانور یا مخلوق سہی۔ لیکن انسان کی بڑائی کا مقابلہ کون سی چیز کر سکتی ہے۔ اسے تو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے۔ اس نے تو اب دیکھئے کہ چاند ستاروں پر ہاتھ ڈال لیا ہے۔ ساری دنیا کے گرد چکر لگاتا ہے اور لگاتا ہی رہتا ہے۔ اس نے جو ایجادات کی ہیں وہ آج سے سو سال پہلے کے لوگوں کے خیال میں بھی نہ آ سکتی تھیں۔ اگر آج سے سو سال پہلے کے لوگ زندہ ہو کر سامنے آ جائیں تو وہ اس دنیا کو دنیا ہی نہ مانیں۔ وہ کہیں کہ یہ تو کوئی اور ہی دنیا ہو گئی ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ اور ہی دنیا ہو گئی ہے۔ اگرچہ ہے وہی پرانی۔ وہ دھل دھلا کر نئے رنگ میں آ گئی ہے۔ ایجادات نے اس کا چہرہ بدل دیا ہے۔ پس وہ آتش فشاں پہاڑ نہ پھٹتا تو ماہرین تو کہتے ہیں کہ انسان یہاں موجود نہ ہوتا۔ لیکن اچھا ہوا کہ آتش فشاں پھٹا۔ ڈائنوسار ختم ہو گئے اور ان سے بھی ذہنی اور قلبی طور پر بہت بڑی مخلوق اس سطح زمین پر آ گئی۔ اور اس مخلوق کا نام ہے۔ انسان۔

بقیہ صفحہ 3

(11) جب کسی اہم امر کے متعلق دعا کرنے لگو تو اس سے پہلے چند اور دعائیں کر لو۔ اور پھر اصل دعا کرو۔

(12) ایسی جگہ دعا مانگی جائے جو بابرکت ہو۔ کیونکہ جگہ کا بھی قبولیت دعا سے خاص تعلق ہوتا ہے۔

(13) جب کوئی انسان دعا مانگنے لگے اسے چاہئے اول اپنی حاجت اور ضرورت کو دیکھے۔ اور پھر اس کے مطابق خدا تعالیٰ کے نام کو تلاش کرے اور اس نام کو لے کر خدا تعالیٰ کو پکارے۔

(14) اللہ ایک ایسا نام ہے........ جو اس کی تمام صفات پر حاوی ہے۔ دشمن سے بچنے تنگی سے مخلصی پانے۔ گناہ بخشوانے۔ تکلیف دور کرنے غرضیکہ ہر قسم کی دعا کرنے کے لئے یہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (اپنے مدعا اور مقصد کے مطابق کوئی صفت یاد نہ آتی ہو تو۔)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 20239 میں نسیم اختر مبارک زوجہ مبارک احمد چوہدری قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 170-A ضلع لیہ حال لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 18-1-1995 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان واقع یو کے لنڈن کا 1/2 حصہ مالیتی -/80000 پونڈ۔ 2۔ زرعی رقبہ دو ایکڑ واقع چک نمبر 159/T.D.A ضلع لیہ پاکستان مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ زرعی رقبہ 4 کنال واقع چک نمبر ر۔ب/219 ملویانوالہ ضلع فیصل مالیتی -/200000 روپے۔ 4۔ نقد رقم -/120000 روپے۔ 5۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے بارہ تولہ مالیتی -/1250 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ جمع 300 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ و عارضی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نسیم اختر مبارک لنڈن گواہ شد نمبر1 ولی احمد شاہ U.K گواہ شد نمبر2 Mirza Fakhar Ahmad

مسل نمبر 30240 میں عفت رخسانہ بنت چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 9-9-1992 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ عفت رخسانہ ساکن کھیوا باجوہ p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 محمد اقبال باجوہ مربی سلسلہ برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 غلام قادر باجوہ والد موصیہ۔

مسل نمبر 30241 میں آمنہ بی بی زوجہ حبیب احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 28-8-94 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 6 کنال 12 مرلہ واقع مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ مالیتی -/41250 روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ آمنہ بی بی اہلیہ حبیب احمد ساکن صابو بھڈیار p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری مختار احمد سیکرٹری مال صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 30242 میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-5-1995 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد برقبہ 16 کنال واقع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی -/200000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی چھ تولہ مالیتی -/27000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ مالیتی -/800 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/227800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ حمیدہ بیگم ساکن صابو بھڈیار p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری مختار احمد سیکرٹری مال صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید غفور الحق طاہر صاحب بیت المسعود محلہ دار الرحمت وسطی نمبر2 ربوہ ضلع جھنگ کے والد محترم سید نور الحق صاحب 23- ستمبر95ء صبح سوا چار بجے تین ہفتوں کی علالت کے بعد الائیڈ ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم محمد سلیم بجہ صاحب وفاقی کالونی لاہور کا تقریباً ایک ہفتہ قبل موٹر سائکل سے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ دائیں ٹانگ پر فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی شمیم احمد صدیقی صاحب وصیت نمبر24000 نے سٹاف کالج روڈ کوئٹہ سے 78ء میں وصیت کی تھی بعد میں کراچی شفٹ ہو گئی تھیں۔ دفتر سے ان کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر خود یا ان کے عزیز و اقارب یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

○ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان علی صاحب ہیڈ کلرک محکمہ پولیس وصیت نمبر4624 قوم وڑائچ ساکن منگووال ضلع گجرات نے 1936ء میں وصیت کی تھی۔ اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں علم ہو تو دفتر وصیت کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

مجلس نابینا کے تفریحی پروگرام

○ مجلس نابینا ربوہ مورخہ 14- اور 15- اکتوبر95ء بروز ہفتہ اور اتوار ربوہ میں ایک پر لطف تفریحی ورزشی اور علمی پروگرام منعقد کر رہی ہے جس میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے تمام حفاظ کرام کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کہ مورخہ 13- اکتوبر 95ء جمعہ کی رات تک دار الضیافت ربوہ میں پہنچ جائیں تاکہ بروقت پروگرام شروع کیا جاسکے۔

نوٹ۔ جو بینا حضرات اس اعلان کو پڑھیں وہ اپنے حلقہ میں رہنے والے نابینا اراکین کو اس خبر سے مطلع فرمائیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

ایک وضاحت

میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے بظاہر یوں لگتا ہے کہ شجرہ نسب درج کیا جا رہا ہے یعنی خاندان کے ہر بڑے چھوٹے کا نام ہر مرد عورت کا نام اور ہر بچے کا نام۔ لیکن میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے یہاں مراد یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں کون کون سے بزرگ ہو گذرے ہیں اور کن کن افراد نے وقف زندگی میں حصہ لیا ہے۔ یا مربی بنے ہیں یا جماعتی طور پر کسی عہدے پر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ افراد خاندان کا ایک چھوٹا سا حصہ ہی ہوں گے لیکن اس میں کیا شک ہے کہ یہ حصہ ہر خاندان کا فخر ہے اور ہمارے ان مضامین میں جو احباب الفضل کے لئے لکھ رہے ہیں انہی افراد کا ذکر ہے۔ ورنہ تو اگر شجرہ نسب لکھا جائے تو ہر شخص کا نام لکھنا پڑے۔ بڑوں کا بھی چھوٹوں کا بھی۔ عورتوں کا بھی۔ مردوں کا بھی۔ بچوں کا بھی۔ نوجوانوں کا بھی۔ غرضیکہ جیسے شجرہ نسب ہوتے ہیں ویسے ہی تمام نام لکھنے پڑیں گے۔ لیکن یہ مضمون جو احباب لکھ رہے ہیں۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے۔

بعض دوستوں نے کہا ہے کہ ان کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ ٹھیک ہے وہ خاندان سے تعلق تو رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے وقف بھی نہیں کیا ہوا۔ وہ مربی بھی نہیں ہیں اور جماعت نے انہیں کسی کام پر بھی نہیں لگایا ہوا۔ یعنی اعزازی طور پر۔ اس لئے ان کا نام درج نہیں کیا گیا۔ کسی کا نام درج نہ کئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس بہن یا بھائی کے متعلق پوری معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اگر کوئی نام رہ گئے ہوں آپ ادارہ الفضل کو توجہ دلا سکتے ہیں۔ وہ نام یقیناً شامل کر لئے جائیں گے۔ اپنے نام کے ساتھ اپنے کوائف ضرور تحریر کریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ M-T-A کی نشریات کا آغاز روزانہ صبح 11 بجے ہوتا ہے اور یہ پروگرام رات گیارہ بجے تک جاری رہتے ہیں۔

صبح 11 بجے سے ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اور پھر رات ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک روزانہ جو پروگرام نشر ہوا کریں گے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے گیارہ بجے حضرت صاحب کے ساتھ مجلس عرفان

بروز جمعۃ المبارک بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

2- بروز ہفتہ صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس

بروز ہفتہ بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

3- بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس

بروز اتوار بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

4- بروز سوموار صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الہی کلاس

بروز سوموار بعد دوپہر 2-00 بجے سندھی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

5- منگل کے روز صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الہی کلاس

منگل کے روز بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

6- بروز بدھ صبح ساڑھے گیارہ بجے خطبہ جمعہ

بروز بدھ بعد دوپہر 2-00 بجے سرائیکی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

7- بروز جمعرات، صبح ساڑھے گیارہ بجے درس کلام الہی

بروز جمعرات بعد دوپہر 2-00 چینی پروگرام

ہر روز لندن سے LIVE نشریات ختم ہونے کے بعد حضرت صاحب کی کسی گذشتہ ملاقات' کا پروگرام نشر ہوا کرے گا۔

ربوہ سے گذرنے والی گاڑیوں کے اوقات

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- فیصل آباد-لالہ موسیٰ	6-25
2- کراچی- سرگودھا	11-15
3- کراچی-پشاور	19-08
4- لاہور- سرگودھا	19-42
5- لاہور-ماڑی انڈس	22-30

چک جھمرہ کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- ماڑی انڈس-لاہور	1-04
2- سرگودھا-لاہور	5-56
3- پشاور-کراچی	9-08
4- سرگودھا-کراچی	18-33
5- لالہ موسیٰ-فیصل آباد	18-25

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ ۱

دوسرے' جگہ جگہ بار بار فرماتا ہے کہ فی سبیل اللہ خرچ کرو' فی سبیل اللہ خرچ کرو اور اسے ایک (صاحب ایمان) کی سوچ کا ایک لازمی' ابدی جزو بنا دیا گیا ہے۔ آغاز ہی میں (ایمان والوں) کی تعریف' متقیوں کی تعریف ہی یہ فرما دی (-)

وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور (-) کو' عبادت کو قائم کرتے ہیں اور تیسری بات (-) جو ہم نے ان کو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ تو قرآن کریم کو جو سمجھتا ہے یا سرسری نظر سے بھی پڑھتا ہے اس کے ذہن میں جماعت کے مالی قربانی کے نظام پر کوئی اعتراض پیدا ہو ہی نہیں سکتا' اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتا۔ اور پھر جیسا کہ میں نے واقعات سے ثابت کیا ہے جہاں حرص کا سوال ہو وہاں مالی قربانی طوعی طور پر مانگی جا ہی نہیں سکتی۔ حرص کے برعکس مضمون ہے (-) فرمایا ہے تم نے اموال خرچ کرنے ہیں' بڑی بڑی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے لیکن یاد رکھنا کہ تقویٰ کا معیار بڑھاؤ گے تو یہ کر سکو گے ورنہ ہمارے تقاضے پورے نہیں کر سکو گے۔ اللہ سے تقویٰ کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود پھوٹ پھوٹ کر خدا کی راہ میں نکلیں گے اور یہ ہمارا ساری زندگی کا تجربہ ہے' ساری زندگی کے تجربہ کا نچوڑ ہے کہ جن کے تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہے ان کے دلوں سے پہلے مال پھوٹتے ہیں پھر ان کی جیبوں سے نکلتے ہیں بعض دفعہ ایسا ان میں جوش پایا جاتا ہے کہ زبردستی روکنا پڑتا ہے (-)

(از خطبہ 6- جنوری 1995ء)

بقیہ صفحہ 4

پیش آنے کے لئے مناسب انتظامات کئے جائیں۔

10- دوکان کا سامان یا سٹور زدوکان کی حدود کے اندر ہی رکھے جائیں۔ اس مقصد کے لئے سڑک یا فٹ پاتھ کا استعمال معیوب اور تکلیف دہ ہے۔

ان راہنما اصولوں کی روشنی میں ہم ربوہ کے تجارتی مراکز کو ایک مثالی نمونہ کے طور پر پیش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیمات پر ہمیشہ مکمل عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہماری کمزوریوں کو دور فرماتے ہوئے اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی ہمت اور طاقت عطا فرمائے۔ آمین۔

ایاز محمود احمد خان

صدر عمومی

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب کے سینئر وزیر مخدوم الطاف کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں ان کے آبائی شہر رحیم یار خان میں سپرد خاک کر دیا گیا- گورنر ہاؤس لاہور کے سبزہ زار میں نماز جنازہ کے بعد میت طیارے کے ذریعے رحیم یار خان لے جائی گئی- اتوار کی رات قریباً بارہ بجے ان کو دل کا شدید دورہ پڑا اور وہ دو گھنٹے کے اندر اندر وفات پا گئے- ان کی عمر 51 سال تھی- انہیں فوری طور پر پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لے جایا گیا- جہاں انہیں طبی امداد دی گئی- ان کی وفات پر پورے پنجاب میں عام تعطیل رہی دفاتر اور تعلیمی ادارے ان کے سوگ میں بند کر دیئے گئے-

○ گورنر ہاؤس میں مخدوم الطاف کی نماز جنازہ میں گورنر بلوچستان، گورنر پنجاب وزیر اعلیٰ نکئی، سپیکر قومی اسمبلی مسٹر یوسف رضا گیلانی، پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر حنیف رامے، پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ محمد رفیق اور لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے بھی شرکت کی- ہزاروں افراد نماز جنازہ میں شریک تھے- گورنر ہاؤس کے دروازے عام لوگوں کے لئے کھول دیئے گئے تھے-

○ مخدوم الطاف پنجاب کے سینئر وزیر کے طور پر اپنے الگ سیکرٹریٹ میں پہلے دن ہی بیٹھے تھے اور اہم میٹنگ کی صدارت کی تھی- جونیجو لیگ کے دباؤ کے باعث وہ وزیر اعلیٰ پنجاب نہ بن سکے- جبکہ پیپلز پارٹی انہیں وزیر اعلیٰ بنانا چاہتی تھی-

○ مخدوم الطاف پیپلز پارٹی میں دیانت دار اور شریف سیاستدان کے طور پر "مسٹر کلین" کہے جاتے تھے- ان کا تعلق رحیم یار خان کے ایک روحانی اور سیاسی خاندان سے تھا- 1985ء میں انہوں نے پہلی بار الیکشن میں حصہ لیا- وزیر اعلیٰ نواز شریف سے اختلافات ہونے پر پرویز الٰہی کا ساتھ دیا اور وزارت سے استعفیٰ دے دیا- 1990ء میں وہ پیپلز پارٹی میں شامل ہو گئے- 1993ء میں وزیر بنائے گئے- سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو کو ہٹانے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا- مخدوم الطاف اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے انہوں نے ایم اے اکنامکس اور ایل ایل بی کیا تھا-

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مخدوم الطاف کی اچانک وفات سے پارٹی ایک عظیم رہنما سے محروم ہو گئی ہے- مخدوم الطاف پارٹی کے دیانتدار اور مخلص رہنما تھے انہوں نے شائستگی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا- مرحوم ایک عظیم محب وطن تھے-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ مخدوم الطاف شریف اور وضعدار انسان تھے- مسلم لیگ (ن) کے چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مخدوم الطاف پیپلز پارٹی میں ہونے کے باوجود شریف آدمی تھے- انہوں نے کہا کہ پنجاب کی سیاست میں ایک اور تبدیلی متوقع ہے جو شاید بہتر نہ ہو-

○ مخدوم الطاف کے جنازے میں شرکت کے لئے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو آئے تو ان کو مخالفانہ نعروں کا سامنا کرنا پڑا- پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے ان کو دیکھ کر ان کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی-

○ خانہ بدوشوں کو لے جانے والا ایک ٹرک گڈانی (بلوچستان) گہرے کھڈ میں گر جانے سے ایک ہی خاندان کے 16- افراد جاں بحق ہو گئے-

○ واشنگٹن میں کشمیری قیادت کا اجلاس آئندہ ماہ بلایا جا رہا ہے اس میں آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار قیوم، آل پارٹیز حریت کانفرنس کے قائدین سمیت لائن آف کنٹرول کے دونوں طرف کے رہنما شرکت کریں گے- یہ اجلاس امریکی انسٹی ٹیوٹ آف پیس کے زیر اہتمام ہو گا جسے امریکی انتظامیہ خصوصاً دفتر خارجہ کی آشیرباد حاصل ہے- اس میں کشمیر کے بارے میں تھرڈ آپشن اور تقسیم کشمیر کی تجاویز پر غور ہو گا- امریکی حلقوں کی طرف سے کشمیری لیڈروں کے درمیان رابطوں میں تیزی لانے کا فیصلہ کیا گیا ہے-

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی امریکہ میں وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری اور کانگریس کے اہم ارکان سے براؤن ترمیم اور اس کے مابعد اقدامات کے بارے میں تبادلہ خیال کر رہے ہیں-

○ وفاقی کابینہ نے انسان حقوق کی نئی وفاقی وزارت کے قیام اور کوڑوں کی سزا ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے- صوبے بھی انسانی حقوق کے محکمے قائم کریں گے- تاہم حدود کے مقدمات میں کوڑوں کی سزا جاری رہے گی-

○ لندن میں مولانا شاہ احمد نورانی اور شہباز شریف میں ملاقات کے دوران اتحاد پر اصولی اتفاق رائے کر لیا گیا- مسلم لیگ (ن) اور جمیعت علمائے پاکستان کے درمیان اتحاد کے لئے بات چیت کا دوسرا راؤنڈ اگلے روز ہو گا-

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مجھے "گٹ وٹو آپریشن" کے تحت ہٹایا گیا- صدارتی فرمان کے بعد ہارس ٹریڈنگ شروع کر دی گئی- حکومت سکون سے چل رہی تھی- سروپ خان وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں قائم کمیٹی کے سربراہ تھے- اس کمیٹی نے سفارش کی کہ صوبائی اختیارات گورنر کو منتقل ہونے چاہئیں- انہوں نے الزام لگایا کہ راجہ سروپ گورنر بنے تو میرے خلاف سرگرمیاں شروع کر دی گئیں- 5- ستمبر کو صدر نے فرمان جاری کر کے میری حکومت معطل کر دی- یہ فرمان صوبائی خود مختاری میں مداخلت تھا- اس کے بعد حکمت عملی مکمل ہو گئی تو مجھے اعتماد کا ووٹ لینے کی ہدایت کی گئی- اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے مناسب وقت بھی نہیں دیا گیا- انہوں نے یہ باتیں اس درخواست میں کی ہیں جو ہائی کورٹ میں انہوں نے اپنی حکومت کی برطرفی کو چیلنج کرنے کے لئے دائر کی ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ جب میرے خلاف بغاوت کیس دائر کیا گیا اس وقت خیر سگالی کہاں تھی؟ ساری دنیا جانتی ہے کہ بینظیر نے یہ کیس کیوں واپس لیا-

دعا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج- ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ- گول بازار- ربوہ
فون نمبر- 212434 (04524)

الیکٹرک مشین برائے فروخت

ایک الیکٹرک مشین (ادویات کی گولیاں بنانے والی) جو فی گھنٹہ چار ہزار گولی بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
ہمارے ہاں چالو حالت میں برائے فروخت موجود ہے۔
خواہشمند احباب رابطہ فرمائیں

مینجر مظہر ہسپتال رجسٹرڈ
احمد نگر نزد ربوہ
فون: 211544 - 04524

"المصوّر" کمپیوٹر کمپوزنگ سنٹر
خط و کتابت، (اردو- انگلش عربی)
دعوتی کارڈ، لیٹر پیڈ، وزٹنگ کارڈ، شادی کارڈ، ڈیزائننگ ہر قسم
المصوّر
21/33 - ریلوے روڈ ربوہ
فون: 211911 {696

بفضلہ تعالیٰ بچوں کو صحت مند اور خوبصورت بنانے والا- مٹی چھڑانے والا شربت کیلوفر
قیمت: 18 روپے

تقویت اعصاب کیلئے
پاور کیپسول قیمت 50/ روپے

خونی و بادی بواسیر سے نجات کیلئے
پائی لیکس این ٹیبلٹ
قیمت 38 روپے

قبض گیس و بدہضمی کیلئے
گیسٹرک پاؤڈر قیمت 18/ روپے

ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
ربوہ: نعیم میڈیکوز بالمقابل فضل عمر ہسپتال • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
سرگودھا: مشہور چنیوٹی دواخانہ کچہری بازار • لاہور: شاہ میڈیکوز چوک میو ہسپتال
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز صدر بازار بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
منڈی بہاؤالدین: پنجاب میڈیکل سٹور صدر بازار • گوجرانوالہ: بٹ میڈیکل سٹور کھنڈ بازار
سیالکوٹ: صوفی دواخانہ اقبال روڈ • جہلم: تاج میڈیسن ہاؤس سول لائن
جھنگ صدر: یوسف دواخانہ شہید روڈ • اوکاڑہ: چوہدری میڈیکل سٹور ہسپتال بازار
براہ راست منگوانے کیلئے ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔
ادویات کی سیل کیلئے پاکستان کے کئی شہروں کیلئے ابھی وہاں کے مقامی سیلز مینوں کی ضرورت ہے
خواہشمند احباب قلمی رابطہ فرمائیں
مینجر: مظہر دواخانہ رجسٹرڈ احمد نگر نزد ربوہ فون: 211544-04524